السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں بہت چھوٹی عمر کا تھا، جب میری والدہ کا انتقال ہوگیا تھا تو ان کی طرف سے میں نے ایک قابل اعتماد آدمی کو حج پر بھیجا ہے، میرے والد کا بھی انتقال ہوگیا تھا اور میں ان دونوں میں سے کسی کو بھی نہیں پہچانتا، میں نے اپنے بعض رشتہ داروں سے سنا ہے کہ میرے والد نے حج کیا تھا، سوال یہ ہے کہ میں اپنی والدہ کی طرف سے کسی کو حج پر بھیج سکتا ہوں یا میرے لئے یہ لازم ہے کہ میں خود ان کی طرف سے حج کروں؟ کیا میں اپنے والد کی طرف سے بھی حج کروں جب کہ میں نے سنا ہے کہ انہوں نے حج کیا تھا؟ امید ہے رہنمائی فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں گے!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر آپ اپنے والدین کی طرف سے خود حج کریں اور شرعی طریقے سے حج کے تمام مناسک مکمل طریقے سے ادا کریں تو یہ افضل ہے اور اگر اہل دین وامانت میں سے کسی کو ان کی طرف سے حج کے لئے بھیج دیں، تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں لیکن افضل یہ ہے کہ آپ خود اپنے والدین کی طرف سے حج وعمرہ ادا کریں، اسی طرح اگر آپ ان کی طرف سے کسی کو نائب بنا کر بھیجیں تو اسے بھی یہ حکم دیں کہ وہ آپ کے والدین کی طرف سے حج وعمرہ ادا کرے، یہ آپ کی اپنے ماں باپ سے نیکی اور حسن سلوک ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کے اعمال کو شرف قبولیت سے نوازے!

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[مقالات وفتاویٰ](#)

ص293

محدث فتویٰ